14 مارچ 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

رام اوتار بودھائی پرساد وغیرہ

بنام

اسسٹنٹ سیلز ٹیکس آفیسر، اکولا

(ایس۔ کے۔ داس، جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ، جے۔ سی۔ شاہ اور ٹی۔ ایل۔ وینکٹا راما ایئر، جسٹسز)

سیلز ٹیکس۔ 'پان کے پتے'، اگر قابل ٹیکس ہو۔'سبزیاں'، کے معنیٰ ۔ وسطی صوبے اور بیرار سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 (سی۔پی XXI آف 1947)، دفعہ 6(1)(2)، دوسرا شیڈول، آئٹم نمبر 6 اور 36۔

درخواست گزار جو پان کے پتوں کے ڈیلر تھے، سی پی اور بیرار سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کی دفعات کے تحت اسسٹنٹ سیلز ٹیکس آفیسر کے ذریعے سیلز ٹیکس کا اندازہ لگایا گیا۔ درخواست گزاروں کی دلیل یہ تھی کہ ایکٹ کے دوسرے شیڈول کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 6 کے تحت پان کے پتے قابل ٹیکس نہیں تھے۔ ایکٹ کے دفعہ 6 کے تحت مذکورہ شیڈول میں مذکور مضامین کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا اور جن آرٹیکلز کا ذکر نہیں کیا گیا تھا وہ قابل ٹیکس تھے۔ شیڈول میں دو آئٹم تھے، یعنی آئٹم 6، " سبزیاں"، اور آئٹم 36، " پان کے پتے"۔ لیکن بعد میں آئٹم نمبر 36 کو ایکٹ کی ترمیم کے ذریعے خارج کر دیا گیا۔

مانا گیا کہ دو الگ الگ اور مختلف اشیاء یعنی " سبزیاں" اور " پان کے پتوں" کا استعمال اور اس کے بعد شیڈول سے پان کے پتوں کو ہٹانا قانون ساز کے پان کے پتوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ نہ کرنے کے

ارادے کی نشاندہی کرتا ہے۔لفظ" سبزی" کی تشریح تکنیکی معنوں میں نہیں بلکہ اس کے مقبول معنوں میں کی جانی چاہیے جیسا کہ عام زبان میں سمجھا جاتا ہے یعنی سبزیوں کی ایک قسم کی نشاندہی کرنا جو باورچی خانے کے باغ میں یا کھیت میں اگائی جاتی ہیں اور میز کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

پلانٹرز نٹ چاکلیٹ کو۔لمیٹڈ بنام دی کینگ ،(1952) 1 ڈوم۔ایل آر 385، مدھیہ پردیش پان مرچنٹس ایسوسی ایشن، سنترا مارکیٹ، ناگپور بنام ریاست مدھیہ پردیش (سیلز ٹیکس محکمہ)،(1956) 7ایس ٹی سی 99، بھیرنڈن تولرام بنام ریاست راجستھان،(1957) 8ایس ٹی سی 798، کوکل رام اینڈ سنز بنام ریاست بہار،(1949) 1ایس ٹی سی 217اور دھرم داس پال بنام کمشنر آف کمرشل ٹیکسز، (1958) 8ایس ٹی سی 194 پر غور کیا گیا۔

برہمانند بنام ریاست اتر پردیش،(1956) 7ایس ٹی سی 206اور فرم شری کرشنا چودھری بنام سیلز ٹیکس کمشنر،(1956) 7ایس ٹی سی 74، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اصل دائرہ اختیار : 1958 کی درخواستیں نمبر 4,36 اور 37۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزاروں کی طرف سے آر۔گنپتی آئیر اور کے ایل ہاتھی۔

سی۔کے۔ڈاپتھری، سالیسٹر جنرل آف انڈیا، بی آر ایل آئینگر اور ٹی ایم سین، جواب دہندگان کی طرف سے۔

14 مارچ 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور۔ یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت فروخت کے نفاذ کو چیلنج کرنے والی تین درخواستیں ہیں۔ سیلز ٹیکس آفیسر، اکولا کے ذریعے پان کے پتوں پر ٹیکس۔تینوں درخواستوں میں اٹھایا گیا سوال ایک ہی ہے اور اسے آسانی سے ایک فیصلے سے نمٹا دیا جا سکتا ہے۔

تینوں درخواستوں میں درخواست گزار اکولا میں پان کے پتوں کے ڈیلر ہیں، جو اب ریاست مہاراشٹر میں ہے اور متعلقہ وقت پر ریاست مدھیہ پردیش میں ہے۔اکولا میں اسسٹنٹ سیلز ٹیکس آفیسر نے سی پی اور بیرار سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947(XXI آف 1947) کی دفعات کے تحت درخواست گزاروں کا جائزہ لیا جس کے بعد سیلز ٹیکس کی ادائیگی کو" ایکٹ" کہا گیا :

تحریری درخواست نمبر	وقت	قیمت
W.P نمبر۔	7-11-53 سے 26-10-54	1882-9-0 روپے
4 / 56	اور 27-10-54 سے 14-11-55	1885-13-0 روپے
W.P نمبر۔ 36/58	27-10-54 سے 26-10-55	1890-3-0 روپے
W.P نمبر 37/58	27-10-54 سے 14-11-55	3530-4-0 روپے

ڈبلیو پی نمبرات 4اور 36 میں درخواست گزاروں نے ایکٹ کی دفعہ 22 کے تحت اپیل نہیں کی لیکن ڈبلیو پی نمبر 37 میں درخواست گزار نے اس دفعہ کے تحت اپیل کی۔چونکہ اس نے ٹیکس کی رقم جمع نہیں کی تھی اس لیے درخواست خارج کر دی گئی۔اس کے بعد انہوں نے ناگپور ہائی کورٹ میں آرٹیکل 226 کے تحت عرضی دائر کی لیکن وہ عرضی واپس لے لی گئی اور اس لیے مقدمے کی خوبیوں پر کوئی فیصلہ نہیں دیا گیا۔تمام درخواستوں میں درخواست گزاروں کا عرض کرنا یہ ہے کہ ٹیکس کا مطالبہ کرنے والا حکم بغیر تھا۔ قانون کا اختیار اس لیے کہ پان کے پتے ایکٹ کے دوسرے شیڈول کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 6 کے تحت قابل ٹیکس نہیں تھے۔ٹیکس کا نفاذ، یہ الزام لگایا جاتا ہے، آئین کے آرٹیکل 19(1)(جی) کے تحت ضمانت شدہ تجارت یا کاروبار جاری رکھنے کے درخواست گزاروں کے حق کی خلاف ورزی ہے اور درخواست اسسٹنٹ سیلز ٹیکس آفیسر کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے سرٹیریری کی رٹ جاری کرنے اور ممانعت کے لیے ہے۔

ایکٹ کا دفعہ 6 جس کے تحت چھوٹ کا دعوی کیا گیا ہے فراہم کرتا ہے:

دفعہ 6(1) "اس ایکٹ کے تحت شیڈول II کے دوسرے کالم میں مذکور سامان کی فروخت پر کوئی ٹیکس قابل ادائیگی نہیں ہوگا، بشرطیکہ شرائط اور مستثنیات، اگر کوئی ہوں، جو اس کے تیسرے کالم میں متعلقہ اندراج میں بیان کی گئی ہوں۔

(2) ریاستی حکومت، نوٹیفکیشن کے ذریعے اپنے ارادے کا کم از کم ایک ماہ کا نوٹس دینے کے بعد، پہلے نوٹیفکیشن میں مذکور نوٹس کی مدت ختم ہونے کے بعد نوٹیفکیشن کے ذریعے کسی بھی شیڈول میں ترمیم کر سکتی ہے، اور اس کے بعد اس طرح کے شیڈول کو اسی کے مطابق ترمیم شدہ سمجھا جائے گا۔

اس طرح ایکٹ کے تحت شیڈول میں مذکور تمام اشیا کو سیلز ٹیکس سے مستثنی قرار دیا گیا تھا اور ایسی اشیا جن کی وضاحت نہیں کی گئی تھی وہ قابل ٹیکس تھیں۔ قابل اطلاق شیڈول میں اصل میں دو آئٹم تھے جو کیس کے مقاصد کے لیے متعلقہ ہیں۔ وہ آئٹم نمبر 6 اور 36 تھے :

آئٹم 6 سبزیاں — سوائے اس کے کہ جب سیل شدہ کنٹینروں میں بیچی جائیں۔

شے 36 پان کے پتے۔

شیڈول میں سی پی اینڈ بیرار سیلز ٹیکس ترمیم ایکٹ (1948 کا ایکٹ XVI) کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی جس کے ذریعے آئٹم نمبر 36 کو خارج کر دیا گیا تھا۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اس غلطی کے باوجود انہیں سیلز ٹیکس سے مستثنی قرار دیا گیا کیونکہ وہ سبزیاں ہیں۔ سبزیاں کیا ہیں اس کے حوالے سے مقننہ کے ارادے کو اس کی سبزیوں اور پان کے پتوں کو شیڈول میں علیحدہ آئٹمز کے طور پر دکھایا گیا ہے جس میں اشیاء کو سیلز ٹیکس سے مستثنی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد پان کے پتوں کو شیڈول سے ہٹا دیا گیا جو کہ قانون ساز کے پان کے پتوں کو ٹیکس کے نفاذ سے مستثنی نہ کرنے کے ارادے کی نشاندہی کرتا ہے۔ لیکن یہ پیش کیا گیا کہ پان کے پتے سبزیاں ہیں اور اس لیے انہیں آئٹم 6 کے تحت سیلز ٹیکس سے مستثنی رکھا جائے گا۔ جیسا کہ شارٹر آکسفورڈ ڈکشنری میں دیا گیا ہے کہ لفظ "سبزی" کے معنی کو ڈکشنری پر رکھا گیا تھا جہاں لفظ کی تعریف پودوں یا ان کے حصوں سے حاصل کردہ یا حاصل کردہ، پر مشتمل یا اس پر مشتمل یا اس سے متعلق ہے۔ لیکن اس لفظ کی تشریح کسی تکنیکی معنی میں نہیں کی جانی چاہیے اور نہ ہی نباتاتی نقطہ نظر سے بلکہ عام بول چال میں سمجھی جانی چاہیے۔ ایکٹ میں اس کی تعریف نہیں کی گئی ہے اور روزمرہ کے استعمال کا لفظ ہونے

کے ناطے اسے اس کے مقبول معنوں میں سمجھا جانا چاہیے جس کا مطلب ہے" وہ معنی جس سے لوگ اس موضوع سے واقف ہیں جس سے قانون نمٹ رہا ہے اس سے منسوب ہوگا۔" اسے عام زبان میں سمجھے جانے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے؛ قانون قانون پر کریز، صفحہ 153 (V ایڈیشن)۔اس طرح پلانٹرز نٹ چاکلیٹ کمپنی لمیٹڈ وی میں منعقد ہوا۔ دی کنگ ((1952) 1 بمبئی ایل آر 385,389)۔اس تشریح کو مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے مدھیہ پردیش پین مرچنٹس ایسوسی ایشن، سنترا مارکیٹ، ناگپور بمقابلہ ریاست مدھیہ پردیش (سیلز ٹیکس محکمہ) ((1956) 7 ایس ٹی سی 99، میں قبول کیا تھا۔102) جہاں یہ مشاہدہ کیا گیا:-

" ہماری رائے میں، لفظ" سبزیاں" کو وہ جامع معنی نہیں دیا جا سکتا جو یہ اصطلاح قدرتی تاریخ میں رکھتی ہے اور اس سے پہلے ٹیکس لگانے والے قوانین میں اس کا مطلب نہیں دیا گیا ہے۔" سبزیاں" کی اصطلاح کو عام طور پر سبزیوں کے ان طبقات کی نشاندہی کرتے ہوئے سمجھا جانا چاہیے جو باورچی خانے کے باغات میں اگائے جاتے ہیں اور میز کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔۔"

اس صورت میں لفظ" سبزیوں" کی تشریح کی گئی تھی اور ہماری رائے میں اس ایکٹ کی دفعات کے سلسلے میں صحیح طور پر تشریح کی گئی تھی جواب ہمارے سامنے تنازعہ میں ہیں۔ یوپی سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت معاملات میں پان کے پتوں کو" سبز سبزیاں" کے اظہار کے اندر نہیں رکھا گیا ہے؛ برہمانند بمقابلہ ریاست اتر پردیش ((1956) 7 ایس ٹی سی 206؛ فرم شری کرشنا چودھری بمقابلہ سیلز ٹیکس کمشنر ((1956) 7 ایس ٹی سی 742)۔بھیرنڈن تولرام بمقابلہ ریاست راجستھان ((1957) 8 ایس ٹی سی 798) میں انہیں پودے نہیں قرار دیا گیا تھا اور کوکل رام اینڈ سنز بمقابلہ ریاست بہار ((1949) 1 ایس ٹی سی 117 میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ سبزیوں کا مطلب کھانے کے لیے کاشت کیے جانے والے پودے ہیں اور پین کھانے کی اشیاء نہیں ہیں۔ دھرم داس پال بمقابلہ کمشنر آف کمرشل ٹیکسز ((1956) 9 ایس ٹی سی 194) میں بھی انہیں سبزیاں نہیں قرار دیا گیا تھا جس کا خاص مطلب سبزی، ترکاری اور ساک تھا۔ لہذا اس حقیقت کے علاوہ کہ مقننہ نے دو الگ الگ اور مختلف اشیاء یعنی آئٹم 6" سبزیاں" اور آئٹم نمبر 36 " پان کے پتے" کا استعمال کر کے اس کے ارادے کی نشاندہی کی ہے، طے شدہ معاملات یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ٹیکس لگانے والے قوانین میں لفظ" سبزیاں" کو عام بول چال میں سمجھا جانا چاہیے جو سبزیوں کے اس

طبقے کی نشاندہی کرتا ہے جو باورچی خانے کے باغ یا کھیت میں اگائی جاتی ہیں اور میز کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

ہمارے خیال میں پان کے پتے ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اس لیے یہ درخواستیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہیں۔ سماعت کی ایک فیس۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document